جمعہ کے تین مسائل

جمعہ کا وقت

کیا جمعہ کی اذان ثانی بدعت عثمانی ہے؟

جمعہ اور عید ایک دن ہو تو جمعہ ساقط نہیں ہوتا

اس مختصر رسالہ میں جمعہ کے متعلق تین مسائل اور ان کے دلائل جمع کئے گئے ہیں، اور واضح کیا گیا ہے کہ: جمعہ کا وقت زوال کے بعد ہی شروع ہوتا۔ اور جمعہ کی اذان ثانی کو بدعت عثمانی کہنا درست نہیں۔ اور جمعہ اور عید ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ کی نماز ساقط نہیں ہوتی بلکہ جمعہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ یہ ایک مختصر باحوالہ مفید رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

جمعہ کا وقت

جمعہ کا وقت ظہر کی طرح زوال کے بعد سے ہی شروع ہوتا ہے،اور آپ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول جمعہ کی نماز زوال کے بعد پڑھنے ہی کا تھا،اور حضور اکرم ﷺ سے تو ایک مرتبہ بھی اس کا ثبوت نہیں کہ آپ ﷺ نے جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھی ہو،اس مضمون میں دلائل سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ جمعہ کا وقت زوال کے بعد ہی شروع ہوتا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى، اما بعد !

جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے، اور ظاہر ہے کہ جمعہ ظہر کے قائم مقام ہے اور ظہر کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، تو جمعہ کا وقت بھی وہی ہونا چاہئے، اسی لئے جمہور علماء امت کے نزدیک جمعہ کا وقت بھی زوال کے بعد ہی شروع ہوتا ہے، البتہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ پڑھ لیا گیا تو لوٹانے کی ضرورت نہیں، لیکن افضل ان کے یہاں بھی زوال کے بعد ہی ہے۔ مگر مشہور اہل حدیث عالم مولانا وحید الزمان صاحب نے تو حد ہی کر دی، آپ لکھتے ہیں:

''ووقتها من حين ارتفاع الشمس قدر رمح ' الى انتهاء وقت الظهر''

جمعہ کا وقت اس وقت سے شروع ہو جاتا ہے جب کہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے، (یعنی عید کی نماز کے اول وقت سے) اور ظہر کے اخیر وقت تک رہتا ہے۔

(نزل الابرار ص۱۵۲ ج۱۔ حدیث اور اہل حدیث ص۷۸۵)

اس رسالہ میں جمہور کے دلائل پر احادیث اور آثار نقل کئے گئے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام کا معمول زوال کے بعد ہی جمعہ پڑھنے کا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

آپ ﷺ جمعہ کی نماز زوال کے بعد ادا فرماتے تھے

(۱)......عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعة حین تمیل الشمس [۱]

(بخاری ص۱۲۳ ج۱، باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس ، رقم الحدیث:۹۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جمعہ اس وقت ادا فرماتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

(۲)......عن ایاس بن سلمة بن الاکوع عن ابیه قال : کنا نُجَمِّعُ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زالت الشمس ' ثم نرجع نتتبع الفیءَ [۲]

(مسلم ص۲۸۳ ج۱، باب صلاة الجمعة حین تزول الشمس ، رقم الحدیث:۸۶۰)

---

[۱]......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ''ابوداؤد'' اور ''ترمذی'' میں بھی ان الفاظ سے آئی ہے:

(۱)......عن انس بن مالک رضی اللہ عنه یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعة اذا مالت الشمس۔(ابوداؤد، باب فی وقت الجمعة ، رقم الحدیث:۱۰۸۴)

(۲)......عن انس بن مالک رضی اللہ عنه : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعة حین تمیل الشمس۔(ترمذی، باب ما جاء فی وقت الجمعة ، رقم الحدیث:۵۰۳)

[۲]......یہ روایت بھی مختلف الفاظ سے کئی کتب احادیث میں آئی ہے:

(۱)......کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة ثم ننصرف و لیس للحیطان ظل نستظلّ فیه۔(بخاری، باب غزوة الحدیبیة ، کتاب المغازی ، رقم الحدیث:۴۱۶۸)

(۲)......کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة ' فنرجع وما نجد للحیطان فیئا نستظلّ به۔(مسلم، باب صلاة الجمعة حین تزول الشمس، رقم الحدیث:۸۶۰)

(۳)......کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة ثم ننصرف و لیس للحیطان فیء۔(ابوداؤد، باب فی وقت الجمعة ، رقم الحدیث:۱۰۸۵)

ترجمہ:......(حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے صاجزادے) حضرت ایاس رحمہ اللہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے تھے جب کہ سورج ڈھل جاتا، پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے۔

تشریح:......اتنی جلدی جمعہ ہوتا تھا کہ ابھی اشیاء کا سایہ بھی پوری طرح پھیلنا شروع نہ ہوا تھا۔

(۳)......عن جابر بن عبد الله قال : كنّا نصلّي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نرجع فنريح نواضحنا ، قال حسن : فقلت لجعفر : فى ایّ ساعة تلك ؟ قال : زوال الشمس [۱]

(مسلم ص۲۸۳ ج۱، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس ، رقم الحديث:۸۵۸)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ کر جاتے تھے اور اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے

---

(۴)......كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ' ثم نرجع وليس للحيطان فيء يستظلّ به۔(نسائی، وقت الجمعة ، رقم الحديث:۱۳۹۲)

(۵)......كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة ' ثم نرجع فلا نرى للحيطان فيئا نستظلّ به۔(ابن ماجہ، باب ما جاء فى وقت الجمعة ، رقم الحديث:۱۱۰۰)]

[۱]......حدثنا سليمان بن بلال عن جعفر عن ابيه انه سأل جابر بن عبد الله متى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الجمعة ؟ قال كان يصلى ثم نذهب الى جمالنا فنريحها ، زاد عبد الله فى حديثه : حين تزول الشمس، يعنى النواضح۔

(مسلم، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس ، رقم الحديث:۸۶۰)

پوچھا کہ: یہ کس وقت میں ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: زوال شمس کے وقت۔

(۴)......حدثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ : انہ کان یؤذن یوم الجمعۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الفیء مثل الشراک۔

(ابن ماجہ، باب ما جاء فی وقت الجمعۃ ، رقم الحدیث:۱۱۰۱)

ترجمہ:......حضرت نبی کریم ﷺ کے مؤذن' حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے تھے جب سایہ تسمے کے برابر ہوجاتا۔

(۵)......عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال : بینما نحن یوم الجمعۃ فی مسجد الکوفۃ ' وعمار بن یاسر امیر علی الکوفۃ لعمر بن الخطاب ' وعبد اللہ بن مسعود علی بیت المال ' اذ نظر عبد اللہ بن مسعود الی الظل ' فرآہ مثل الشراک ' فقال : ان یُصب احدکم سنۃ نبیّکم صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الآن ، قال : فو اللہ ما فرغ عبد اللہ بن مسعود من کلامہ حتی خرج عمار بن یاسر یقول : الصلاۃ۔

(مجمع الزوائدص۳۳۷ج۲، باب وقت الجمعۃ ، رقم الحدیث:۳۱۱۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم لوگ ایک مرتبہ جمعہ کے دن کوفہ کی مسجد میں تھے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے امیر تھے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیت المال کے نگران تھے، اچانک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سایہ کو دیکھا کہ تسمے کی طرح ہوگیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو ابھی نکلو، (یعنی جمعہ کی تیاری کرو اور نماز جمعہ ادا کرو) راوی فرماتے ہیں کہ: ابھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ عنہ کی بات ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نکلے اور فرمارہے تھے (جمعہ کی) نماز (کی تیاری کرو، اب وقت ہو گیا ہے)۔

(۶)......عن جابر رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس صلى الجمعة ، الخ۔

(طبرانی (اوسط) رقم الحديث:۶۴۴۳۔مجمع الزوائد ص۳۳۷ ج۲، باب وقت الجمعة ، رقم الحديث:۳۱۱۷)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھل جاتا تھا تو جمعہ پڑھتے تھے۔

(۷)......عن بلال رضى الله عنه : انه كان يؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة اذا كان الفیء قدر الشراک ' اذا قعد النبی صلى الله عليه وسلم على المنبر۔(مجمع الزوائد ص۳۳۷ ج۲، باب وقت الجمعة ، رقم الحديث:۳۱۱۵)

ترجمہ:......حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: وہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے (جمعہ کی) اذان اس وقت دیتے تھے جبکہ سایہ تسمہ کی مقدار ہو جاتا، جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر (خطبہ) کے لئے تشریف فرما ہوتے۔

(۸)......عن محمد بن كعب قال : كان النبی صلى الله عليه وسلم يصلى بنا الجمعة اذا سقط ادنى الفیء۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۷۷ ج۳، باب وقت الجمعة ، رقم الحديث:۵۲۲۱)

ترجمہ:......حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ ہمیں جمعہ کی نماز اس وقت پڑھاتے تھے جبکہ تھوڑا سا سایہ گر جاتا (یعنی زوال ہو جاتا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے بعد تشریف لاتے

(۹)...... ابو سهيل بن مالک عن ابيه قال : كنت ارى طنفسة لعقيل بن ابى طالب يوم الجمعة تطرح الى جدار المسجد الغربى ' فاذا غشى الطنفسة كلها ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب رضى الله عنه الى الصلاة يوم الجمعة ' ثم نرجع فنقيل قائلة الضُّحى۔

(موطا امام محمد ص ۱۳۷، باب وقت الجمعة وما يستحب من الطيب الدُّهان ، رقم الحديث:۲۲۳)

ترجمہ:......ابو سہیل بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے حضرت عقیل بن ابی طالب کی چادر کو دیکھا جو مسجد کی غربی دیوار کی طرف ڈالی جاتی تھی، پس جب پوری چادر کو دیوار کا سایہ ڈھانپ لیتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے لئے تشریف لاتے ۔ راوی فرماتے ہیں کہ: پھر ہم نے نماز جمعہ کے بعد واپس آ کر دوپہر کا قیلولہ کیا۔

(۱۰)......عن ابن عباس قال : هجرت يوم الجمعة ' فلما زالت الشمس خرج عمر فصعد المنبر وأخذ المؤذن فى آذانه۔

(مصنف عبد الرزاق ص ۱۷۵ ج ۳، باب وقت الجمعة ، رقم الحديث:۵۲۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں جمعہ کے دن دوپہر کو (جمعہ کے لئے مسجد کی طرف) چلا، جب سورج ڈھل گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور مؤذن نے اذان کہنی شروع کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ پڑھا کرتے تھے جب کہ سورج ڈھل جاتا

(۱۱)......عن ابى العنبس عمر و بن مروان عن ابيه قال : كنا نُجمِّع مع على رضى الله عنه اذا زالت الشمس۔

ترجمہ:......حضرت ابو العنبس عمرو بن مروان اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: انہوں نے فرمایا کہ: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ پڑھا کرتے تھے جب کہ سورج ڈھل جاتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۳ ج۴، من کان یقول : وقتها زوال الشمس وقت الظهر ، رقم الحدیث :۵۱۸۱)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا اہل مکہ کو قبل الزوال جمعہ پڑھنے پر تنبیہ فرمانا

(۱۲)......عن یوسف بن ماهک قال : قدم معاذ بن جبل من الشام فوجد اهل مکة یصلون الجمعة فی الحِجر ، فنهرهم ان یصلوها حتی تفیء الکعبة من وجهها ، وذلک الزوال۔[1]

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۷ ج۳، باب وقت الجمعة ، رقم الحدیث:۵۲۱۴)

ترجمہ:......حضرت یوسف بن ماہک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے مکہ مکرمہ آئے تو دیکھا اہل مکہ جمعہ کی نماز حجر میں پڑھتے ہیں،تو آپ نے ان کو منع فرمایا (اور ڈانٹا) کہ اتنی جلدی نہ پڑھو یہاں تک کہ کعبہ اپنے چہرہ کو بھر دے، یعنی سورج ڈھل جائے،اور یہ زوال کے وقت ہوگا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ زوال کے بعد جمعہ پڑھا کرتے تھے

(۱۴)......عن سماک قال : کان النعمان بن بشیر یصلی الجمعة بعد ما تزول

---

[1]......عن یوسف بن ماهک قال : قدم معاذ مکة ، وهم یجمعون فی الحِجر ، فقال : لا تجمعوا حتی تفیء الکعبة من وجهها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۴ ج۴، من کان یقول : وقتها زوال الشمس وقت الظهر ، رقم الحدیث:۵۱۸۳)

الشمس۔

ترجمہ:......حضرت سماک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ جمعہ سورج ڈھل جانے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۴ ج۴، من کان یقول : وقتها زوال الشمس وقت الظهر ، رقم الحديث: ۵۱۸۷)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ زوال کے بعد جمعہ پڑھا کرتے تھے

(۱۵)......عن الوليد بن العيزار قال : ما رأيت اماما كان احسن صلاة للجمعة من عمرو بن حُريث : كان يصليها اذا زالت الشمس۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۵ ج۴، من کان یقول : وقتها زوال الشمس وقت الظهر ، رقم الحديث : ۵۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت ولید بن عیزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے جمعہ کی نماز بہترین طریقہ سے پڑھانے والا کوئی امام حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نہیں دیکھا، آپ جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کاوقت زوال شمس سے ہے

(۱۶)......عن الحسن قال : وقت الجمعة عند زوال الشمس۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۴ ج۴، من کان یقول : وقتها زوال الشمس وقت الظهر ، رقم الحديث: ۵۱۸۵)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کا وقت زوال شمس سے شروع ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ اور ظہر کا وقت برابر ہے

(۱۷)......عن ابراهیم قال : وقت الجمعة وقت الظهر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۵ ج۴، من كان يقول : وقتها زوال الشمس وقت الظهر ، رقم الحديث :۵۱۸۹)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

(۱۸)......عن الضحاک بن مزاحم قال : اذا نودی للصلاة من يوم الجمعة ' اذا زالت الشمس حرم البيع۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۷۷ ج۳، باب وقت الجمعة ، رقم الحديث:۵۲۲۳)

ترجمہ:......حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب زوال کے وقت جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت حرام ہے۔

(۱۹)......عن عبد الكريم ابى امية قال : ان ابتاع رجل بعد الزوال فالبيع فاسد ، وكان يقول : كل عامل بيده اذا زالت الشمس فلا ينبغى له ان يعمل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۷۸ ج۳، باب وقت الجمعة ، رقم الحديث:۵۲۲۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالکریم بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کوئی (جمعہ کے دن) زوال کے بعد خرید و فروخت کرے تو بیع فاسد ہے۔ اور فرماتے تھے کہ: (جمعہ کے دن) کام کرنے والوں کے لئے مناسب نہیں کہ زوال کے بعد کام میں مشغول رہے۔

کیا جمعہ کی اذان ثانی بدعت عثمانی ہے؟

خلیفۂ راشد سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے صحابۂ کرام کی بڑی جماعت کی موجودگی میں ایک اذان کا اضافہ فرمایا، اور کسی نے اس پر نکیر نہیں فرمائی، بلکہ جمہور امت نے اس سنت پر عمل کر کے ارشاد نبوی ﷺ کی تعمیل کی، مگر ایک جماعت اس کو ''بدعت عثمانی'' جیسے الفاظ سے تعبیر کرتی ہے، جو یقیناً گمراہی ہے۔ اس مختصر مضمون میں دلائل سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ خلفائے راشدین کا عمل سنت اور عین دین ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

آپ ﷺ اور حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی اذان ایک ہی تھی جو امام کے سامنے ہوتی تھی، پھر جب مسلمانوں کی آبادی بڑھی اور مدینہ منورہ کا رقبہ زیادہ ہوگیا اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو خلیفۂ راشد سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اذان اول کی ابتدا فرمائی اور صحابہ کرام کی بڑی جماعت کی موجودگی میں یہ اذان شروع ہوئی ،مگر ایک صحابی کی طرف سے بھی نکیر نہیں کی گئی، یہ اس بات کی مضبوط دلیل ہے کہ یہ اذان ثانی نہ احداث فی الدین ہے نہ بدعت ہے، بلکہ اجماع صحابہ سے ثابت ہے، اسی لئے جمہور امت' ائمۂ اربعہ'اور حضرات محدثین سب اس کے مسنون ہونے پر متفق ہیں۔

شیعہ کا اس اذان کو ''بدعت عثمانی'' کہنا، اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جواب

اہل تشیع کا نظریہ یہ ہے کہ یہ اذان ثانی ''بدعت عثمانی'' ہے۔حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ:

اگر یہ بدعت تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت کے زمانہ میں اس بدعت کو ختم کیوں نہیں فرمادیا؟ اگر یہ بدعت تھی تو کسی صحابی نے اس پر انکار کیوں نہیں کیا؟

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ فعل جس کو ساری امت نے بالاتفاق قبول کیا ہے، چاروں مذاہب والوں کا اس پر عمل ہے جیسا کہ تمام امت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تراویح والے عمل کو ایک امام کے پیچھے باجماعت تراویح پڑھنا بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور

آج تک ساری امت اسی طرح تراویح پڑھتی ہے''۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ:

''وکلھم متفقون علی اتباع عمر و عثمان فیما سناہ''

یعنی ساری امت حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے مسنون و جاری کردہ عمل کو بالاتفاق قابل اتباع سمجھتی ہے۔(منہاج السنۃ ص۲۰۴/۲۰۵ ج۳۔ارمغان حق ص۱۶۰ ج۱)

خلفاء راشدین کے عمل کو بدعت کہنا' گمراہی اور بد دینی ہے

گرچہ کوئی عمل آپ ﷺ کے دور مبارک میں نہیں تھا، مگر آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے اس پر عمل فرمایا اور کسی عمل کو جاری کیا ہو تو وہ بھی سنت ہی کے دائرہ میں شامل ہے، اس پر بدعت کا لفظ بولنا گمراہی اور بد دینی ہے۔

شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''فان کان من الخلفاء الراشدین فھو سنۃ متبعۃ''۔(فتح الباری ص۴۰۰ ج۲)

یعنی اگر کوئی عمل زمانۂ نبوت میں نہیں تھا اور اس کو خلفائے راشدین نے جاری کیا تو وہ سنت ہے، اور اس کی اتباع ضروری ہے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: خلفائے راشدین کا عمل لغۃً تو بدعت کہلائے گا، مگر شریعت میں وہ عمل مسنون ہوتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ:

''لانھم سنوہ بامر اللہ ورسولہ فھو سنۃ''

یعنی خلفائے راشدین نے اپنے زمانہ میں جس چیز کو جاری کیا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے جاری کیا ہے، اس لئے وہ سنت ہی ہے۔

علامہ شاطبی رحمہ اللہ ''الاعتصام'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''خلفائے راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں ہوسکتا خواہ کتاب وسنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو''۔

(الاعتصام ص۶۲ ج۱۔معارف السنن ص ۳۹۸ ج ۴۔درس ترمذی ص۲۹۶ ج ۲)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے کہ:

''وعمل اهل المدينة الذى يحتج به ما كان فى زمن الخلفاء الراشدين''

یعنی اہل مدینہ کا وہی عمل قابل حجت ہے جوخلفائے راشدین کے زمانہ میں پایا جاتا رہا ہو۔(زادالمعاد ص۲۵۲ ج۱، فصل : فى ادعيته صلى الله عليه وسلم فى الصلوة)

اس اصول سے بھی معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں جوعمل بھی رائج ہوخواہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اسے خود جاری کیا ہو،یا ان کے زمانہ کے مسلمانوں میں وہ عمل پایا جاتا رہا ہو،اگر چہ اس کا عملا ثبوت عہد نبوی ﷺ میں نہ پایا جاتا ہو،مگر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا اس عمل کو جاری یا باقی رکھنا اوراس پر نکیر نہ کرنا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ مسنون عمل ہے،اوروہ امر شرعی ہے،اس لئے کہ اگر خدانخواستہ وہ عمل شریعت سے تعلق نہ رکھتا ہوتا تو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اس کو اپنے زمانہ میں باقی نہ رہنے دیتے،اوراس کو بزورطاقت ختم کرتے،خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں امر منکر کا شیوع ان کی راشدہ خلافت کو داغدار کردیتا ہے۔(ارمغان حق ص۱۶۵ ج۱)

بہرحال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جاری کردہ اذان کو''بدعت عثمانی'' کہنا کسی اہل سنت والجماعت کے فرد سے ممکن نہیں،بعض سنجیدہ اہل حدیث بھی اس کو بدعت قرار نہیں دیتے،بلکہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔اہل حدیث عالم میاں نذیر حسین دہلوی کے فتاوی میں ہے:

سوال:...... جمعہ کی اذان ثالث جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... جائز ہے۔(فتاوی نذیریہ ص۴۷۵ ج۱)

خلفائے راشدین کی اتباع کا حکم نبوی

اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے کسی کام کو کیسے بدعت کہا جا سکتا ہے جبکہ خود نبی کریم ﷺ نے امت کو حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم دیا اور فرمایا ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ''۔[1]

(رواه احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجة،مشکوۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

ترجمہ:......تمہارے اوپر میری سنت کی اتباع اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کی اتباع لازم ہے،اسی پر بھروسہ کرنا اور اسی کو مظبوطی سے پکڑے رہنا۔

(الرفیق الفصیح ص۳۰۹ ج۳)

اس حدیث مبارکہ میں حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عمل کو بھی لفظ سنت سے تعبیر فرما کر اپنی سنت کے موافق بنا دیا،اور اس پر عمل کو ''علیکم'' جیسے تاکیدی جملہ سے مؤکد کر دیا۔

حضرت مولانا ابوبکر صاحب غازیپوری رحمہ اللہ سنت کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

---

[1]...... یہ روایت مختلف کتب حدیث میں الفاظ کے فرق کے ساتھ منقول ہے، جیسے:
ترمذی، باب [ما جاء فی] الاخذ بالسنة واجتناب البدعة ، رقم الحدیث :۲۶۷۶۔ابوداؤد، باب فی لزوم السنة ، رقم الحدیث :۴۶۰۷۔ابن ماجہ، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين ، رقم الحدیث:۴۳۔

سنت صرف رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے خلفائے راشدین کے طور طریق کو بھی سنت فرمایا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام سنت کی تعریف میں خلفائے راشدین کے طور طریق کو بھی داخل کرتے ہیں۔ حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والسنة هی الطریق المسلوک فیشمل ذلک التمسک بما کان علیه هو و خلفائه الراشدون من الاعتقادات والاعمال والاقوال وهذه السنة الکاملة"

(جامع العلوم والحکم ص۱۹۱ ج۱)

یعنی سنت اس راہ کا نام ہے جس پر چلا جائے تو جو اعتقادات و اعمال اور اقوال اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے خلفاء راشدین کے تھے ان سب کو مضبوطی سے تھام لینا یہ سب سنت میں شامل ہوگا اور کمال سنت کا مفہوم یہی ہے۔

اگر خلفائے راشدین نے کوئی ایسا کام کیا ہو جس کا وجود آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا تو مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ بھی سنت متبعہ ہے، یعنی اس طریقہ کی بھی پیروی کی جائے گی اور اس کا نام بھی سنت ہوگا۔ "فتح الباری" میں ہے:

"فان کان من الخلفاء الراشدین فهو سنة متبعة"۔ (ص۴۴۰ ج۲)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ما جاء عن الخلفاء الراشدین فهو من السنة"۔ (ص۲۹۱ ج۲، ایضا)

غرض خلفائے راشدین کا قول و عمل مستقل سنت ہے۔ اور اہل سنت وہی قرار پائے گا جو کامل سنت پر عمل پیرا ہو، یعنی حضور اکرم ﷺ کی سنتوں کے ساتھ خلفائے راشدین کی بھی سنت پر عمل کرنے والا ہو۔ (ارمغان حق ص۳۵ ج۱)

اس مختصر تحریر سے اللہ تعالی حضرات خلفائے راشدین کے عمل کی محبت پیدا فرما کر ان کے کسی عمل پر بدعت جیسے مہلک جملہ سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

جمعہ کی اذان عثمانی، مستقل سنت بن گئی

(۱)......عن السائب بن يزيد يقول : انّ الاذان يوم الجمعة كان اوّله حين يجلس [الامام] يوم الجمعة على المنبر فی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم وابی بكر و عمر رضی الله عنهما ، فلمّا كان فی خلافة عثمان رضی الله عنه و كثُرُوا امَر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث ، فاذّن به على الزوراء فثبت الامرُ على ذلك۔

(بخاری، باب التأذين عند الخطبة ، رقم الحديث:۹۱۶)

ترجمہ:......حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتے تھے، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہوگئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان (جمعہ کی پہلی اذان) کا حکم دیا، چنانچہ زوراء پر وہ اذان کہی گئی اور پھر یہ ایک مستقل سنت بن گئی۔[۱]

---

[۱]......حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن السائب بن يزيد قال : كان النداء يوم الجمعة اوّله اذا جلس الامام على المنبر على عهد النبی صلی الله عليه وسلم وابی بكر و عمر رضی الله عنهما ، فلمّا كان عثمان رضی الله عنه و كثُر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء۔(بخاری، باب الاذان يوم الجمعة ، رقم الحديث:۹۱۲)

(۲)......عن السائب بن يزيد : انّ الّذی زاد التأذين الثالث يوم الجمعة عثمان بن عفان رضی الله عنه حين كثر اهل المدينة ولم يكن للنبی صلی الله عليه وسلم مؤذن غير واحد ، وكان التأذين يوم الجمعة حين يجلس الامام– يعنی على المنبر–۔

(بخاری، باب الاذان يوم الجمعة ، رقم الحديث:۹۱۳)

(۳)......عن السائب بن يزيد اخبره : انّ التأذين الثانی يوم الجمعة امر به عثمان بن عفان رضی

(۱)......عن ابن جریج قال : اخبرنی عمرو بن دینار ان عثمان اول من زاد الاذان الاول یوم الجمعة لما کثر الناس زاده ، فکان یؤذن به علی الزوراء۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۰۶ ج۳، باب الاذان یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۵۳۴۱)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: مجھے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے خبر دی کہ: جب لوگوں کی کثرت ہوگئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے جمعہ کی ایک اذان کا اضافہ فرمایا، اور یہ اذان اس وقت مقام زوراء میں دی جاتی

اللہ عنہ حین کثر اهل المسجد ، وکان التأذین یوم الجمعة حین یجلس الامام۔

(بخاری، باب الاذان یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۹۱۵)

(۴)......عن السائب بن یزید : انّ الاذان کان اوّله حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعة فی عهد النبی صلی اللہ علیه وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنهما ، فلمّا کان خلافة عثمان رضی اللہ عنه و کثُر الناس امَر عثمان یوم الجمعة بالاذان الثالث ، فأُذِّن به علی الزوراء ، فثبت الامرُ علی ذلک۔(ابوداؤد، باب النداء یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۱۰۸۷)

(۵)......عن السائب بن یزید قال : کان الاذان علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنهما ، اذا خرج الامام [واذا] اقیمت الصلاة ، فلمّا کان عثمان رضی اللہ عنه زاد النداء الثالث علی الزوراء۔(ترمذی، باب ما جاء فی اذان الجمعة ، رقم الحدیث:۵۱٦)

(٦)......عن السائب بن یزید : ان الاذان کان اول حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعة فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنهما ، فلمّا کان خلافة عثمان رضی اللہ عنه وکثر الناس ، امر عثمان یوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به علی الزوراء۔

(نسائی، باب الاذان للجمعة ، رقم الحدیث:۱۳۹۳)

(۷)......عن السائب بن یزید قال : ماکان لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا مؤذّن واحد ، اذا خرج اذن ، واذا نزل اقام ، وابو بکر و عمر رضی اللہ عنهما کذلک ، فلمّا کان عثمان رضی اللہ عنه وکثر الناس ، زاد النداء الثالث علی دار فی السوق یقال لها الزوراء ، فاذا خرج اذن واذا نزل اقام۔(ابن ماجہ، باب ما جاء فی الاذان یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۱۱۳۵)

تھی۔

(۲)......عن ابن المسيب قال :كان الاذان فی يوم الجمعة علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم وابی بكر و عمر اذانا واحدا حتی يخرج الامام ' فلما كان عثمان كثر الناس' فزاد الاذان الاول ' واراد ان يتهيأ الناس للجمعة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۰۶ ج۳، باب الاذان يوم الجمعة ، رقم الحديث:۵۳۴۲)

ترجمہ:......حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے،آپ نے فرمایا کہ:آپ ﷺ اورحضرت ابوبکر اورحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد مبارک میں جمعہ کی ایک ہی اذان تھی،لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ کے دور مبارک میں لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ نے اذان اول کا اضافہ فرمایا،اورآپ کا ارداہ یہ تھا کہ لوگ جمعہ کی تیاری کریں۔

جمعہ اور عید ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ پڑھنا ضروری ہے

جمعہ اور عید ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ ایک جماعت کا مسلک یہ ہے کہ ایسے وقت میں جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، اور صرف عید کی نماز کافی ہے، لیکن جمہور علماء امت کے نزدیک ایسے وقت میں بھی جمعہ بدستور واجب اور ضروری ہے۔ اس مختصر مضمون میں دلائل سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ جمہور کا مسلک ہی راجح اور سنت نبوی کے عین مطابق ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

مقدمہ

جمعہ اور عید ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ پڑھنا ضروری ہے، کچھ باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

جمعہ اور عید ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وجوب بدستور باقی رہتا ہے، اور بعض حضرات کے نزدیک جمعہ کی ادائیگی ضروری نہیں، اختیار ہے چاہے پڑھے چاہے نہ پڑھے۔

بعض احادیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے وقت میں لوگوں کو اختیار دیا کہ چاہے تو جمعہ پڑھیں چاہے تو نہ پڑھیں، لیکن دلائل سے ان حضرات کا قول قوی معلوم ہوتا ہے جو جمعہ کے وجوب کے قائل ہیں۔

اولا:......تو کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ملتی کہ ایسے موقع پر آپ ﷺ نے جمعہ کو ترک فرمایا ہو، بلکہ اس کے خلاف یہ صراحت ہے کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے، جب آپ ﷺ نے کبھی بھی جمعہ کی نماز' عید اور جمعہ کے اجتماع کے موقع پر ترک نہ فرمائی تو آپ ﷺ کی اتباع تو پڑھنے میں ہے نہ کہ ترک میں۔

دوسرا یہ کہ:......ترک کے قائلین جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں' ان میں اختیار ہے چاہے تو پڑھیں چاہے تو نہ پڑھیں، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صرف اہل عوالی کے لئے اختیار دے کر مسئلہ کو واضح کر دیا کہ یہ اختیار والی روایات گاؤں والوں کے لئے ہیں جن پر جمعہ واجب ہی نہیں۔

تیسرا یہ کہ:......عید اور جمعہ دونوں کا اجتماع ہو جائے تو جو مکلّف ہے یعنی جس پر شرعی احکام وعبادات کی ادائیگی واجب اور ضروری ہے وہ ان دونوں کا مخاطب ہے، یعنی اسے عید کی بھی نماز پڑھنی ہے، اس وجہ سے کہ وہ واجب ہے اور جمعہ بھی پڑھنا ہے اس وجہ سے وہ فرض ہے، اور ایک نماز دوسری نماز کے قائم مقام نہیں ہوسکتی ہے اور یہی اصل حکم ہے۔

چوتھا یہ کہ:......فرض، فرض کے قائم مقام ہو اور سنت سنت کے قائم مقام ہو یہ بات تو عقلا سمجھ میں آتی ہے، مگر سنت فرض کے قائم مقام ہو یہ عقل کے بالکل خلاف ہے، اور شریعت کا کوئی حکم عقل کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ عید کی نماز واجب ہے اور جمعہ فرض ہے، تو عید کے لئے جمعہ کو چھوڑا جائے اور عید کی نماز جمعہ کے قائم مقام ہو جائے، یہ عقل سے بعید ہے۔

نوٹ:......نماز عید حضرات صاحبین رحمہما اللہ اور ایک روایت میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے، اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

پانچواں یہ کہ:...... جمعہ کا ثبوت تو دلائل قطعیہ سے ہے، لہذا اس کے سقوط کے لئے بھی دلیل قطعی کی ضرورت ہوگی، جبکہ اس بارے میں کوئی صحیح وصریح خبر مرفوع موجود نہیں، چہ جائیکہ کوئی دلیل قطعی موجود ہو، لہذا جمعہ کے سقوط کا اعتبار کر کے کتاب اللہ، اخبار متواترہ اور اجماع کی مخالفت نہیں کی جاسکتی۔

خلاصۂ بحث یہ کہ کتاب وسنت اور آثار صحابہ اور اسلاف امت سے یہی ثابت ہے کہ اگر عید کے دن جمعہ واقع ہو تو شہر والوں کو جمعہ پڑھنا واجب اور ضروری ہے، جمعہ ان سے ساقط نہیں ہوگا۔ (خلاصہ ''ارمغان حق'' ص۱۶ ج۲۔ درس ترمذی ص۳۱۲ ج۲)

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

عید و جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو دونوں کو پڑھنا لازم ہے یا نہیں؟

(۱)......النعمان بن بشير قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى العيدين وفى الجمعة ب ﴿ سبح اسم ربک الاعلى ﴾ و ﴿ هل اتک حديث الغاشية ﴾ قال : واذا اجتمع العيد والجمعة فى يوم واحد ' يقرأ بهما ايضا فى الصلاتين۔ (مسلم، باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة ، رقم الحديث:۸۷۸)

ترجمہ:......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ اور ﴿هل اتک حديث الغاشية﴾ پڑھتے تھے۔

(راوی) فرماتے ہیں کہ: اور کبھی ایک دن میں عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تو بھی آپ دونوں (نمازوں یعنی عید اور جمعہ) میں یہ سورتیں پڑھتے تھے۔ [۱]

(۲)......قال ابو عبيد : ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان ' وكان ذلک يوم الجمعة ' فصلّى قبل الخطبة ' ثم خطب فقال : يا ايها الناس ! ان هذا يوم قد اجتمع لكم فيه عيدان ' فمن احب ان ينتظر الجمعة من اهل العوالى فلينتظر ' ومن احب ان

---

[۱]......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ''ترمذی'' اور ''نسائی'' میں ان الفاظ سے آئی ہے:

(۱)......عن النعمان بن بشيرقال : كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ فى العيدين وفى الجمعة ب﴿ سبح اسم ربک الاعلى ﴾ و ﴿ هل اتک حديث الغاشية ﴾،

وربما اجتمعا فى يوم واحد فيقرأ بهما۔

(ترمذی، باب [ما جاء فى] القراء ة فى العيدين ، رقم الحديث:۵۳۳)

(۲)......عن النعمان بن بشير قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الجمعة ب ﴿ سبح اسم ربک الاعلى ﴾ و ﴿ هل اتک حديث الغاشية ﴾، وربما اجتمع العيد والجمعة فيقرأ بهما فيهما جميعا۔

(نسائی، ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير فى القراء ة فى صلاة الجمعة ، رقم الحديث:۱۴۲۵)

یرجع فقد اذنتُ له ۔(بخاری، باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزود منها ، کتاب الاضاحی ، رقم الحدیث:۵۵۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابوعبید کا بیان ہے کہ: پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (عید کے دن) شریک ہوا،عید جمعہ کے دن تھی ،انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی' پھر خطبہ دیا اورفر مایا کہ: لوگو! آج کے دن تمہارے لئے دوعیدیں جمع ہوگئی ہیں (ایک عید کا دن ہے اور دوسرا جمعہ کا دن)عوالی (اطراف مدینہ منورہ) میں رہنے والوں میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا چاہےتو وہ انتظار کرے اور جو شخص واپس جانا چاہےتو میں اسے اجازت دیتا ہوں (یعنی جمعہ کی نماز کے لئے اگرکوئی ٹھہرنا نہیں چاہتا اور واپس جانا چاہتا ہےتو جاسکتا ہے)۔

تشریح :......اس حدیث میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل عوالی کو اجازت دی کہ وہ چاہےتو نہ آئے ،اس لئے کہ وہ اہل قریہ تھےاوران پر جمعہ واجب ہی نہ تھا،خودحضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کونہیں چھوڑا۔

(۳)......رجلا سأل زید بن ارقم : هل شهدتَ مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عیدین فی یوم ؟ قال : نعم، قال : فکیف کان یصنع ؟ قال : صلّی العید ' ثم رخّص فی الجمعة ، ثم قال : من شاء ان یصلی فلیصل۔

(ابن ماجہ، باب ما جاء فیما اذا اجتمع العیدان فی یوم ، رقم الحدیث:۱۳۱۰)

ترجمہ:......ایک شخص نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دوعیدیں دیکھیں؟ (یعنی جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوں ،تو انہوں نے)فرمایا: جی ،(تو سائل نے پھر) سوال کیا کہ: پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ (حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے جواباً)فرمایا کہ:

رسول اللہ ﷺ نے عید پڑھا کر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا: جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے (آس پاس کے دیہات سے) آنا چاہے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھ لے۔

تشریح:......اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے اجازت دی ہے کہ جو نہ آنا چاہے وہ نہ آئے، اس سے مراد بھی وہی گاؤں کے لوگ ہیں جن پر جمعہ واجب نہ تھا۔

(۴)......عن ابن عباس: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال : اجتمع عيدان في يومكم هذا ' فمن شاء اجزأه من الجمعة ' وانا مجمعون ان شاء الله ۔

(ابن ماجہ، باب ما جاء فيما اذا اجتمع العيدان في يوم ، رقم الحديث:۱۳۱۱)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہوگئیں، جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کافی ہوگئی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو انشاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

تشریح:......اس حدیث میں تو صاف صراحت فرمائی کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے، اور تاکید کے صیغہ کے ساتھ، جو دیہات والے نہ آنا چاہے وہ نہ آئیں۔

(۵)......عن ابن عمر قال : اجتمع عيدان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ، ثم قال : من شاء ان ياتي الجمعة فليأتها ' ومن شاء ان يتخلف فليتخلف ۔ (ابن ماجہ، باب ما جاء فيما اذا اجتمع العيدان في يوم، رقم الحديث:۱۳۱۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہوگئیں تو آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا: جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آجائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

جمعہ کا غسل واجب نہیں

اس رسالہ میں آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں ہے، ہاں جمعہ کے غسل کی اہمیت اور اس کے فضائل ثابت ہیں، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ حتی الامکان اس کا اہتمام کرے، یہاں تک کہ عورتوں کو بھی جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرنا چاہئے، مقدمہ میں جمعہ کے دن غسل کرنے کے چند فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

جمعہ کے دن غسل کی بڑی اہمیت ہے، کئی احادیث میں اس کی تاکید اوراس کا حکم بیان کیا گیا ہے، مگراس کوواجب کہنا صحیح نہیں، تمام فقہاء کے نزدیک جمعہ کا غسل سنت ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ ''مؤطا'' میں فرماتے ہیں:

''الغسل افضل يوم الجمعة' و ليس بواجب ، وفي هذا اثار كثيرة''۔

ترجمہ:...... جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں اوراس سلسلہ میں بہت سے آثار وارد ہوئے ہیں۔ (مؤطاامام محمد ص۲۳۷ (مترجم) ص۶۰، باب الاغتسل يوم الجمعة ، قبل رقم الحديث :۶۳)

داؤد ظاہری اور علماء اہل حدیث کے نزدیک جمعہ کا غسل واجب ہے

داؤد ظاہری وجوب کے قائل ہیں۔ غیرمقلد اور فرقۂ اہل حدیث کا مسلک بھی وجوب کا ہے۔

نواب وحیدالزمان لکھتے ہیں:

''ولمن يريد ان يصلي الجمعة واجب''۔ (نزل الابرار ص۲۵ ج۱)

ترجمہ:......اور جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس پر غسل واجب ہے۔

یونس قریشی صاحب لکھتے ہیں:

جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔ (دستورالمتقی ص ۵۷)

نواب نورالحسن لکھتے ہیں:

''وبرائے جمعہ واجب است''۔ (عرف الجادی ص۱۴)

ترجمہ:......اور جمعہ کے لئے غسل واجب ہے۔ (حدیث اوراہل حدیث ص۲۱۹)

اس مختصر رسالہ میں: چند احادیث اور آثار جمع کئے گئے ہیں، جن سے واضح ہوتا ہے کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں، ہاں سنت ہے اور اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ بعض اکابر حالت سفر میں بھی جمعہ کے دن غسل کا اہتمام فرماتے تھے، جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

جمعہ کا غسل سنت ہے یا مستحب؟

''عمدۃ الفقہ''میں ہے:

تیسری قسم غسل سنت:...... یہ بھی چار طرح کا ہے، اور یہ جمعہ، عیدین وعرفہ کے دن اور احرام باندھنے کے وقت کا ہے۔ بعض مشائخ کے نزدیک یہ چاروں غسل مستحب ہیں۔ ''شرح منیۃ المصلی''میں اس کو اصح کہا ہے، اور ''فتح القدیر''میں اس کی تائید کی ہے، لیکن صاحب فتح القدیر کے شاگرد ابن امیر حاج رحمہ اللہ نے ''حلیہ''میں جمعہ کے غسل کو سنت قرار دیا ہے، کیونکہ اس پر ہمیشگی منقول ہے۔ (عمدۃ الفقہ ص۱۷۲ ج۱، اقسام غسل)

احادیث میں غسل جمعہ کے لئے واجب کا لفظ آیا ہے؟

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض احادیث میں جمعہ کے غسل کے بارے میں واجب، حق اور صیغہ امر کے الفاظ آئے ہیں، ان سے یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جمعہ کا غسل واجب ہے، مثلاً:

(۱)......غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم۔

(بخاری، باب فضل الغسل یوم الجمعة، رقم الحدیث :۸۷۹)

ترجمہ:...... جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔

(۲)......اذا جاء احدُکم الجمعة فلیغتسل۔

(بخاری، باب فضل الغسل یوم الجمعة، رقم الحدیث :۸۷۷)

ترجمہ:...... جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کرے۔

(۳)......حق علی کل مسلم فی کل سبع غسل یوم ، و ذلک یوم الجمعۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۶ ج۴، فی غسل الجمعۃ ، رقم الحدیث :۵۰۳۱)

ترجمہ:...... ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن کا غسل حق ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

اس اشکال کا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ: اگر ان روایات سے غسل جمعہ کو واجب کہا جائے تو پھر خوشبو اور مسواک کو بھی واجب کہنا پڑے گا، اس لئے کہ بعض روایات میں غسل کے ساتھ خوشبو اور مسواک کا بھی ذکر آیا ہے، جیسا کہ ایک روایت میں ہے:

(۴)......غسل یوم الجمعۃ [واجب] علی کل محتلم ، و سواک ، ویمس من الطیب ما قدر علیہ۔ (مسلم، باب الطّیب والسّواک یوم الجمعۃ ، رقم الحدیث :۸۴۶)

ترجمہ:...... جمعہ کا غسل ہر بالغ پر (واجب) ہے، اور مسواک اور طاقت بھر خوشبو کا استعمال کرے۔

اس طرح کی روایات اور بھی ہیں جن میں مسواک کو لازم پکڑنے وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔

ان روایات کی وجہ سے بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کا غسل واجب ہے، مگر اس رسالہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں، ان سے واضح ہے کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں ہے، اس لئے ان روایات میں وجوب اور علیک جیسے الفاظ آئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ: ان احادیث میں اس غسل کی تاکید بیان فرمائی گئی ہے، اسے بلا عذر چھوڑنا نہیں چاہئے، حتی الامکان اس کا اہتمام کرنا چاہئے، اس لئے کہ یہ سنت ہے۔

روایات میں جمعہ کے غسل کے فضائل بھی آئے ہیں،اس لئے بھی غسل جمعہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔چندروایات یہ ہیں:

جمعہ کے دن غسل کرنے پر گناہوں سے معافی کی بشارت

(۵)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فدنا فاستمع وانصت ' غفر له ما بينه و بين الجمعة و زيادة ثلثة ايام ، ومن مس الحصا فقد لغا۔

(ترمذی، باب [ما جاء] في الوضوء يوم الجمعة ، رقم الحديث:۴۹۸۔مسلم، باب فضل من استمع وانصت فى الخطبة ، رقم الحديث:۸۵۷۔ابوداؤد، باب فضل الجمعة ، رقم الحديث: ۱۰۵۰۔ابن ماجہ، باب ما جاء في الرخصة في ذلک ، رقم الحديث:۱۰۹۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے خوب اچھی طرح سے وضوکیا' پھر جمعہ کے لئے آیااورامام سے قریب بیٹھااورتوجہ کے ساتھ خطبہ سنااورخاموش رہا،تواس جمعہ سے اگلے جمعہ اورمزیدتین دن کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے،اورجس نے کنکریوں کوچھوا'اس نے لغوکام کیا۔

(۶)......اوس بن اوس الثقفی رضی الله عنه قال:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : من غسّل يومَ الجمعة واغتسل ' ثم بكّر وابتكر و مشى ولم يركبُ' ودنا من الامام فاستمع ' ولم يلغ كان له بكل خطوة عملُ سنةٍ : اجرُ صيامها و قيامها

(ابوداؤد، باب في الغسل للجمعة ، رقم الحديث:۳۴۵۔ترمذی، باب [ما جاء] في فضل الغسل الجمعة ، رقم الحديث:۴۹۶۔نسائی، فضل غسل يوم الجمعة ، رقم الحديث:۱۳۸۲۔ابن ماجہ، باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة ، رقم الحديث:۱۰۸۷)

ترجمہ:...... حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص جمعہ کے دن (اپنی بیوی کو) غسل کرائے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) اور خود بھی غسل کرے، پھر نماز کے لئے جلدی جائے اور سوار ہو کر نہ جائے اور امام کے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور بیہودہ بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر اس کو ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

(٧)......عن ابی امامة رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : انّ الغسل یومَ الجمعة لیسل الخطایا من اصول الشعر استلالا۔

(کنز العمال ، غسل یوم الجمعة ، رقم الحدیث:٢١٢٤٦۔الترغیب والترهیب ص٢٨٥ج١، الترغیب فی الغسل یوم الجمعة)

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے دن کا غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔

(٨)......من اغتسل یومَ الجمعة لم یزل طاهرا الی الجمعة الاخری۔

(کنز العمال ، غسل یوم الجمعة ، رقم الحدیث:٢١٢٨٨)

ترجمہ:...... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا تو وہ دوسرے جمعہ تک پاک رہے گا۔

عورتیں بھی جمعہ کے دن غسل کریں

جمعہ کے غسل کی اہمیت کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ: عورتوں کے لئے بھی جمعہ کا غسل سنت ہے۔(الفتح الربانی ص٥٧ ج٦۔شائل کبری ص١٤٧ ج٨)

(٩)......عن عبیدة ابنة نابل قالت : سمعت ابن عمر وابنة سعد بن ابی وقاص رضی الله عنهم یقولان للنساء : من جاء منکن الجمعة فلتغتسل۔

ترجمہ:......حضرت عبیدہ بنت نابل رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صاحبزادی سے سنا کہ: وہ عورتوں کے بارے میں فرما رہے تھے کہ: جو عورتیں جمعہ کے لئے آئیں وہ غسل کریں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۴ ج۴، فی النساء یغتسلن یوم الجمعۃ ، رقم الحدیث:۵۰۹۰)

(۱۰)......عن ابن طاوس ، عن ابیہ : انہ کان یأمر نساءہ یغتسلن یوم الجمعۃ ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۴ ج۴، فی النساء یغتسلن یوم الجمعۃ ، رقم الحدیث:۵۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت طاوس رحمہ اللہ عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ: وہ جمعہ کے دن غسل کریں۔

(۱۱)......کان شقیق یأمر اھلہ– الرجال و النساء– بالغسل یوم الجمعۃ ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۵ ج۴، فی النساء یغتسلن یوم الجمعۃ ، رقم الحدیث:۵۰۹۴)

ترجمہ:......حضرت شقیق رحمہ اللہ اپنے گھر کے سب مردوں اور سب عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ: وہ جمعہ کے دن غسل کریں۔

جمعہ کے غسل کی اہمیت کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ بچوں کو بھی جمعہ کا غسل کرایا جائے تا کہ وہ بڑے ہو کر اس سنت کے پابند رہیں۔(شمائل کبری ص ۱۴۷ ج۸)

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے ،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

جمعہ کے دن اچھی طرح سے وضو کرنے پر گناہوں سے معافی کی بشارت

(۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعة فدنا فاستمع وانصت ' غفر له ما بينه و بين الجمعة و زيادة ثلثة ايام ، ومن مس الحصا فقد لغا۔

(ترمذی، باب [ما جاء] فی الوضوء یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۴۹۸۔مسلم، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة ، رقم الحدیث:۸۵۷۔ابوداؤد، باب فضل الجمعة ، رقم الحدیث: ۱۰۵۰۔ابن ماجہ، باب ما جاء فی الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۱۰۹۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے خوب اچھی طرح سے وضو کیا' پھر جمعہ کے لئے آیا اور امام سے قریب بیٹھا اور توجہ سے خطبہ سنا' اور خاموش رہا تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے،اور جس نے کنکریوں کو چھوا' اس نے لغو کام کیا۔

جمعہ کے دن وضو اچھا ہے اور غسل افضل ہے

(۲)......عن سمرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : من توضا فَبِها و نَعِمَتْ ' ومن اغتسل فهو افضل۔

(ابوداؤد، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۳۵۴۔ترمذی، باب [ما جاء] فی الوضوء یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۴۹۷۔نسائی، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۱۳۸۱۔ابن ماجہ، باب ما جاء فی الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث :۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو (جمعہ کے دن)وضو کرے تو اچھا اور بہتر ہے، اور جو غسل کرے یہ افضل (اور باعث

فضیلت) ہے۔

تشریح :......''سنن ابن ماجہ'' میں یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،اوراس میں یہ صراحت ہے کہ:'' من توضا یوم الجمعة فَبِها و نَعِمَتْ 'یجزی ء عنه الفریضة ، الخ ۔(اس کے ذمہ سے فرض اتر گیا)اس میں صراحت فرمادی کہ وضو کافی ہے،

جمعہ کے لئے غسل، خوشبو اور مسواک کا حکم

(۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه و سلم انّ هذا یوم عید ' جعله الله للمسلمین ' فمن جاء الی الجمعة فلیغتسل ' وان کان طیبٌ فَلْیَمَسَّ منه ' و علیکم بالسِّواک۔

(ابن ماجہ ص۷۷، باب ماجاء فی الزینة یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۱۰۹۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بیشک یہ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لئے (خاص) کردیا ہے، پس جو شخص جمعہ (کی نماز پڑھنے) کے لئے آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے،اوراگر خوشبو ہوتو وہ بھی لگالے،اورتم پر مسواک لازم ہے۔

تشریح :......اس حدیث میں جمعہ کے دن کے لئے تین اعمال کا حکم ہے: غسل، خوشبو اور مسواک۔ جیسے خوشبو اور مسواک واجب نہیں، غسل بھی واجب نہیں۔اور کمال یہ ہے کہ غسل کے لئے علیک کا لفظ استعمال نہیں کیا، مسواک کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے، جب علیک کے لفظ کے باوجود مسواک واجب نہیں تو غسل کیسے واجب ہوگا ؟۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غسل کا حکم نہ فرمانا

(۴)......ابو هریرة رضی الله عنه قال : بینما عمر بن الخطاب رضی الله عنه

یخطب الناس یوم الجمعة ، اذ دخل عثمان بن عفان ، فعرّض به عمر ، فقال : ما بال رجال یتأخرون بعد النداء ؟ فقال : عثمان : یا امیر المؤمنین ! ما زدت حین سمعت النداء ان توضأت ، ثم اقبلت ، فقال عمر : والوضوء ایضًا ، الم تسمعوا (انّ) رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : اذا جاء احدکم الی الجمعة فلیغتسل۔

(مسلم، باب کتاب الجمعة ، رقم الحدیث:۸۴۵)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف (نام لئے بغیر) اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ان لوگوں کا کیا حال ہوگیا ہے کہ اذان کے بعد بھی تاخیر سے آتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! میں نے اذان سننے کے بعد وضو کرنے کے علاوہ کچھ مزید کام نہیں کیا، (اور) یہاں آگیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اچھا صرف وضو ہی؟ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک نہیں سنا کہ: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کرلے۔

تشریح:......اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد سنایا، مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غسل کے لئے واپس نہیں بھیجا، اگر جمعہ کا غسل واجب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ضرور واپس بھیجتے کہ جاؤ اور غسل کرکے آؤ۔

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے

(۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : سنة الجمعة : الغسل، والسواک ،

والطیب ، و تلبس انقی ثیابک۔

(مصنف عبد الرزاق ص۲۰۴ ج۳، باب اللبوس یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۵۳۳۲)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جمعہ کی سنت : غسل، مسواک، خوشبو اور عمدہ کپڑے پہننا ہے۔

(۶)......عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : ان من السنة الغسلَ یوم الجمعة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷ ج۴، فی غسل الجمعة ، کتاب الجمعة ، رقم الحدیث :۵۰۵۸)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے، واجب نہیں

(۷)......عن علی رضی الله عنه قال : یستحب الغسل یوم الجمعة ، و لیس بحتم۔

(مجمع الزوائد ص۳۲۷ ج۲، باب فیمن اقتصر علی الوضوء ، رقم الحدیث:۳۰۷۳۔

طبرانی،(اوسط) رقم الحدیث:۲۱۹۳)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔

(۸)......عن عکرمة انّ ناسا من اهل العراق جاءُ وا فقالوا : یا ابن عباس ! أتری الغسل یوم الجمعة واجبا ؟ قال : لا ، ولکنّه اطهرُ و خیرٌ لمن اغتسل ، ومن لم یغتسل فلیس بواجب ، الخ۔

(ابوداؤد ص۵۱ ج۱، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۳۵۳)

ترجمہ:......حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: کچھ اہل عراق (حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے ابن عباس! کیا تم جمعہ کے دن غسل کرنے کو واجب سمجھتے ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ غسل زیادہ پاکیزگی کا سبب ہے، اور جو غسل کرے اس کے لئے بہتر ہے، اور جو نہ کرے تو واجب بھی نہیں ہے۔

(٩)......عن ابی وائل رضی الله عنه قال : ذكروا غسل يوم الجمعة عنده ، فقال ابو وائل : انه ليس بواجب ، رُبَّ شيخ كبير لو اغتسل فى البرد الشديد يوم الجمعة لمات۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ٣٨ ج ٤، من قال : الوضوء يجزى ء من الغسل ، رقم الحديث :٥٠٦٢)

ترجمہ:...... کچھ لوگوں نے جمعہ کے دن حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کے سامنے جمعہ کے دن غسل کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: (جمعہ کے دن) غسل واجب نہیں، اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو بہت سے بوڑھے جمعہ کے دن سخت سردی میں غسل کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے

جمعہ کا غسل فضیلت والا ہے

(١٠)......عن زاذان قال : سألت عليا رضى الله عنه عن الغسل ؟ فقال : اغتسل اذا شئت ، فقلت : انما اسألك عن الغسل الذى هو الغسل ؟ قال : يوم الجمعة ' ويوم عرفة ' ويوم الفطر ' و يوم الاضحى۔

(طحاوی ص ١٥٤ ج ١، باب غسل يوم الجمعة ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:٦٩٩۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص ٣٢ ج ٤، فى غسل الجمعة ،كتاب الجمعة ، رقم الحديث:٥٠٤٠)

ترجمہ:...... حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جب چاہو غسل کرلو۔ میں نے عرض کیا کہ: میں تو اس غسل کے متعلق پوچھ رہا ہوں جس کے کرنے میں فضیلت ہے، آپ نے فرمایا: جمعہ

کے دن عرفہ کے دن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سردی کی وجہ سے جمعہ کا غسل نہ کرنا

(۲۱)......عن عطاء ابن ابی رباح قال :کنا جلوسا عند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما ' فحضرت الصلوة ای الجمعة فدعا بوضوء فتوضأ ' فقال له بعض اصحابه : الاتغتسل ؟ قال : الیوم یوم بارد فتوَضّا۔(مؤطاامام محمد ص۵۷، باب الاغتسال یوم الجمعة)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جمعہ کا وقت ہوگیا، آپ نے پانی طلب کیا' پھر وضو فرمایا، تو بعض اصحاب نے دریافت کیا، کیا آپ غسل نہیں فرماتے ؟ انہوں نے فرمایا: آج سردی کا دن ہے، پس وضو (پر اکتفاء) کرلیا۔

(مؤطاامام محمد (مترجم) ص۶۱، باب الاغتسال یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۶۵)

جمعہ کا غسل واجب نہیں: حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار

(۱۱)......عن ابراهیم قال : کانوا یستحبون غسل یوم الجمعة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳ ج۴، فی غسل الجمعة ، کتاب الجمعة ، رقم الحدیث:۵۰۴۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ (حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ) جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(۲۱)......عن حماد عن ابراهیم النّخعی قال : سألتُه عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی العیدین ؟ قال : ان اغتسلت فحسن ' وان ترکتَ فلیس علیک ، فقلت له : الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم : من راح الی الجمعة فلیغتسل ؟ قال : بلی، ولکن لیس من الامور الواجبة وانما هو کقوله تعالی : ﴿و

أشهدوا اذا تبايعتم ﴾ فمن اشهد فقد احسن و من ترک فليس عليه ، و كقوله تعالى ﴿ فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض ﴾ فمن انتشر فلا بأس و من جلس فلا بأس ، قال حماد : لقد رأيت ابراهيم النخعي يأتى العيدين و ما يغتسل۔

(مؤطاامام محمد ص٤٧، باب الاغتسال يوم الجمعة)

ترجمہ:......حضرت حماد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے غسل جمعہ کے متعلق پوچھا، نیز پچھنے لگوانے اور عیدین کے غسل کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواباً فرمایا: اگر غسل کرو تو بہتر ہے، اور اگر چھوڑ دو تو کوئی مؤاخذہ نہیں، تو میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے؟ کہا: ہاں، لیکن یہ امور ضروری میں سے نہیں ہیں، جیسے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''جب تم خرید و فروخت کرو تو اس پر گواہ بنالیا کرو'' پس جس نے گواہ کرلیا اچھا کیا اور جس نے گواہ نہیں بنایا اس پر کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''جب تم جمعہ مکمل کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ'' پس جو چلا گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو شخص بیٹھا رہا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ عیدین کی نمازوں کے لئے آتے تھے، حالانکہ وہ غسل نہیں کرتے تھے۔

(مؤطاامام محمد (مترجم) ص٦٠، باب الاغتسال يوم الجمعة ، رقم الحديث :٦٤)

(١٢)......حدثنا ابو اسامة ' عن يحى بن ميسرة قال : سُألت عن غسل يوم الجمعة : سنة ؟ فقال : كان المسلمون يغتسلون ' فاعدت عليه فلم يزدني على ان قال : كان المسلمون يغتسلون ، فعرفت انه شيء استحبه المسلمون و ليس بسنة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٣٣ ج٤، فى غسل الجمعة ، كتاب الجمعة ، رقم الحديث :٥٠٤٩)

ترجمہ:......حضرت ابو اسامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت یحییٰ بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: مسلمان یہ غسل کرتے آئے ہیں، پھر میں نے یہ سوال دوبارہ کیا، تو یہی جواب دیا کہ: مسلمان یہ غسل کرتے آئے ہیں، سائل کہتے ہیں کہ: میں سمجھ گیا کہ مسلمان اسے مستحب سمجھتے ہیں اور وہ سنت نہیں ہے۔ (یعنی سنت مؤکدہ قریب واجب کے نہیں ہے)۔

(۱۳)......عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال : الغسل یوم الجمعة ' ویوم الاضحی ' ویوم الفطر ' ویوم عرفة ' ویوم دخول مکة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۴ ج۴، فی غسل الجمعة ، کتاب الجمعة ، رقم الحدیث :۵۰۵۰)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: غسل تو جمعہ کا ہے اور دونوں عیدین کے دن کا اور عرفہ کے دن کا اور مکہ مکرمہ میں دخول کا۔

تشریح:......اگر جمعہ کے غسل کو واجب کہا جائے تو ان تمام غسلوں کو بھی واجب کہنا پڑے گا'

(۱۴)......عن ابراهیم التیمی ' عن ابیه : انه کان یستحب الغسل فی العیدین و الجمعة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ ج۴، فی غسل الجمعة ، کتاب الجمعة ، رقم الحدیث :۵۰۵۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ عیدین اور جمعہ کے غسل کو مستحب فرماتے تھے۔

(۱۵)......عن جابر بن زید قال : ربما وجدت البرد یوم الجمعة فلا اغتسل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷ ج۴، من قال : الوضوء یجزیء من الغسل ، رقم الحدیث :۵۰۶۰)

ترجمہ:......حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سردی ہوتی ہے تو میں

جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا ہوں۔

(۱۶)......عن ابراهيم و عبد الملک ، عن عطاء انهم قالوا : من توضا يوم الجمعة فحسن ، ومن اغتسل فالغسل افضل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸ ج۴، من قال : الوضوء يجزی ء من الغسل ، رقم الحديث :۵۰۶۱)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم اور حضرت عبد الملک اور حضرت عطاء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: جو جمعہ کے دن وضو کر لے تو بہتر ہے اور جو غسل کرے تو افضل (اور فضیلت) ہے۔

(۱۷)......عن الشعبی : انه کان لا يری غسلا واجبا ، الا الغسل من الجنابة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸ ج۴، من قال : الوضوء يجزی ء من الغسل ، رقم الحديث :۵۰۶۳)

ترجمہ:......حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ کسی غسل کو غسل جنابت کے علاوہ واجب نہیں فرماتے تھے۔

(۱۸)......عن ابی جعفر قال : سألته عن غسل الجمعة ؟ فقال : ليس غسل واجب الا من الجنابة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹ ج۴، من قال : الوضوء يجزی ء من الغسل ، رقم الحديث :۵۰۶۶)

ترجمہ:......حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ان سے جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا، تو فرمایا: کوئی غسل واجب نہیں سوائے غسل جنابت کے۔

سفر میں جمعہ کا غسل چھوڑنا بھی عدم وجوب کی دلیل ہے

(۱۹)......عن ابن عمر : انه کان لا يغتسل يوم الجمعة فی السفر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰ ج۴، من کان لا يغتسل فی السفر يوم الجمعة ، رقم الحديث :۵۰۶۹)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: حالت سفر میں جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے

تھے۔

(۲۰)......عن ابن جبير بن مطعم : انه كان لا يغتسل يوم الجمعة فى السفر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۴۱ ج۴، من كان لا يغتسل فى السفر يوم الجمعة ، رقم الحديث :۵۰۷۰)

ترجمہ:......حضرت ابن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ: حالت سفر میں جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے۔

(۲۱)......عن ابراهيم قال :كان علقمة بن قيس اذا سافر لم يصل الضحى ولم يغتسل يوم الجمعة۔(مؤطا امام محمد ص۷۵، باب الاغتسال يوم الجمعة)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: جب حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ سفر میں ہوتے تو نہ نماز ضحیٰ ادا کرتے اور نہ ہی جمعہ کے دن غسل فرماتے۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۶۱، باب الاغتسال يوم الجمعة ، رقم الحديث :۶۶)

(۲۱)......عن علقمة : انه كان لا يغتسل يوم الجمعة فى السفر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۴۰ ج۴، من كان لا يغتسل فى السفر يوم الجمعة ، رقم الحديث :۵۰۶۸)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رحمہ اللہ حالت سفر میں جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے۔

(۲۲)......ان مجاهدا و طاوسا : كانا لا يغتسلان فى السفر يوم الجمعة ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۴۱ ج۴، من كان لا يغتسل فى السفر يوم الجمعة ، رقم الحديث :۵۰۷۱)

ترجمہ:......حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس رحمہما اللہ: یہ دونوں حضرات حالت سفر میں جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے۔

(۲۳)......عن جابر قال : سألت القاسم عن الغسل يوم الجمعة فى السفر ؟ فقال : كان ابن عمر لا يغتسل، وانا ارى لك ان لا تغتسل۔

ترجمہ:......حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سفر میں جمعہ کے دن غسل کے بارے میں سوال کیا،تو فرمایا کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما غسل نہیں کرتے تھے،اور میں بھی تمہارے لئے یہ رائے رکھتا ہوں کہ تم غسل نہ کرو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۴۱ ج۴، من کان لا یغتسل فی السفر یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۵۰۷۲)

(۲۴)......عن جابر ' عن عبد الرحمن بن الاسود : ان الاسود و علقمة کانا لا یغتسلان یوم الجمعة فی السفر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۴۱ ج۴، من کان لا یغتسل فی السفر یوم الجمعة ، رقم الحدیث :۵۰۷۳)

ترجمہ:......حضرت جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ: حضرت اسود اور حضرت علقمہ رحمہما اللہ یہ دونوں حضرات حالت سفر میں جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے۔